کھڑے ہو کر پینے کی شرعی حیثیت

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

کھڑے ہو کر پانی پینے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے جواز اور منع دونوں طرح کی احادیث ثابت ہیں۔ آیئے دونوں طرح کی احادیث کا فہمِ سلف کی روشنی میں مطالعہ کرتے ہیں تا کہ ان سے کھڑے ہو پانی وغیرہ پینے کا صحیح حکم معلوم ہو سکے۔

جواز کي احاديث :

① (ا) نزال بن سبرہ ہلالی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

أَتٰى عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى بَابِ الرَّحَبَةِ، فَشَرِبَ قَائِمًا، فَقَالَ : إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُ أَحَدُهُمْ أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ، كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ باب الرحبہ پر آئے، وہاں کھڑے ہو کر پانی پیا اور فرمایا: کچھ لوگ کھڑے ہو کر پینے کو ناپسند کرتے ہیں، لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے، جیسے آپ لوگوں نے مجھے کرتے دیکھا ہے۔''

(صحيح البخاري : 5615)

(ب) زاذان رحمہ اللہ کا بیان ہے:

إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ شَرِبَ قَائِمًا، فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّاسُ كَأَنَّهُمْ

أَنْكَرُوهُ، فَقَالَ : مَا تَنْظُرُونَ؟ إِنْ أَشْرَبْ قَائِمًا؛ فَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا، وَإِنْ أَشْرَبْ قَاعِدًا، فَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَاعِدًا .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پانی پیا، تو لوگوں نے ان کی طرف عجیب نظروں سے دیکھا، گویا اس عمل کو غلط سمجھ رہے ہوں۔ آپ نے فرمایا: کیا دیکھ رہے ہو، اگر میں کھڑے ہو کر پیتا ہوں، تو اس لیے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر پیتے دیکھا ہے اور اگر میں بیٹھ کر پیتا ہوں، تو اس لیے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر پیتے دیکھا ہے۔''

(مسند الإمام أحمد :101/1، ح : 795، وسندهٗ حسنٌ)

② سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

سَقَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ، فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ .

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آبِ زمزم پیش کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔''

(صحيح البخاري : 5617، صحيح مسلم : 2027، واللفظ لهٗ)

③ سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَّقَاعِدًا .

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر، دونوں طرح پیتے ہوئے دیکھا۔''(مسند الإمام أحمد : 178/2، 179، 206، سنن الترمذي : 1883،

وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' قرار دیا ہے۔

④ **یزید بن عطارد تابعی بیان کرتے ہیں:**

سَأَلْتُ ابْنَ عُمَر عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا، فَقَالَ: قَدْ كُنَّا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَشْرَبُ قِيَامًا، وَنَأْكُلُ وَنَحْنُ نَسْعٰى.

''**میں نے سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کھڑے ہو کر پینے کے بارے میں سوال کیا، تو انہوں نے فرمایا: یقیناً ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں کھڑے ہو کر پی لیتے اور چلتے ہوئے کھا لیتے تھے۔**''

(مسند الإمام أحمد: 12/2، 24، 29، مسند الطيالسي: 1904، شرح معاني الآثار للطحاوي: 273/4، 274، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (5243) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

⑤ **سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:**

رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَّقَاعِدًا.

''**میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے اور بیٹھے دونوں حالتوں میں پیتے ہوئے دیکھا۔**'' (سنن النسائي: 1362، وسندهٗ حسنٌ)

⑥ **سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:**

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى أُمِّ سُلَيْمٍ، وَفِي الْبَيْتِ قِرْبَةٌ مُّعَلَّقَةٌ، فَشَرِبَ مِنْ فِيهَا وَهُوَ قَائِمٌ، قَالَ: فَقَطَعَتْ

أُمُّ سُلَيْمٍ فَمَ الْقِرْبَةِ، فَهُوَ عِنْدَنَا .

''نبی اکرم ﷺ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر آئے۔گھر میں ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر مشکیزے کے منہ سے پانی پیا۔سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے (بطورِ تبرک) مشکیزے کا منہ کاٹ لیا،وہ ابھی تک ہمارے پاس محفوظ ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 431/6، شمائل الترمذي : 215، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن جارود رحمہ اللہ (868) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

⑦ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى امْرَأَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَفِي الْبَيْتِ قِرْبَةٌ مُّعَلَّقَةٌ، فَاخْتَنَثَهَا، وَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ .

''نبی اکرم ﷺ ایک انصاری صحابیہ کے گھر تشریف لے گئے۔وہاں ایک مشکیزہ لٹک رہا تھا۔آپ ﷺ نے اس کا منہ کھولا اور کھڑے ہو کر پانی نوش فرمایا۔''(مسند الإمام أحمد : 161/6، وسندهٗ حسنٌ)

⑧ سیدہ کبشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَرِبَ مِنْ فِي قِرْبَةٍ مُّعَلَّقَةٍ قَائِمًا، فَقُمْتُ إِلٰى فِيهَا، فَقَطَعْتُهٗ .

''رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے اور لٹکے ہوئے مشکیزے سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔میں نے مشکیزے کے منہ کو کاٹ کر محفوظ کر لیا۔''

(مسند الحميدي : 353، سنن الترمذي : 1892، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح غریب''، جبکہ امام ابن جارود (867)،

امام ابن حبان (5318) رحمہ اللہ نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

⑨ ابو جعفر قاری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَشْرَبُ قَائِمًا .

''میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کھڑے ہو کر پیتے ہوئے دیکھا۔''

(الموطّأ للإمام مالك : 926/2، وسندهٗ صحيحٌ)

⑩ عامر بن عبد اللہ تابعی رحمہ اللہ، سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

إِنَّهٗ كَانَ يَشْرَبُ قَائِمًا . ''آپ کھڑے ہو کر پی لیتے تھے۔''

(الموطّأ للإمام مالك : 926/2، وسندهٗ صحيحٌ)

⑪ مسلم بن ابو بکرہ تابعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

شَرِبَ أَبُو بَكْرَةَ قَائِمًا .

''سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پانی پیا۔''

(التاريخ الكبير للبخاري : 354/2، وسندهٗ حسنٌ)

⑫ بشر بن غالب کا بیان ہے:

رَأَيْتُ الْحَسَنَ (بْنَ عَلِيٍّ) يَشْرَبُ، وَهُوَ قَائِمٌ .

''میں نے سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو کھڑے ہو کر پیتے ہوئے دیکھا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 205/8، وسندهٗ حسنٌ)

⑬ عباد بن منصور بیان کرتے ہیں:

لَقَدْ رَأَيْتُ سَالِمًا يَّشْرَبُ وَهُوَ قَائِمٌ .

”میں نے سالم تابعی رحمہ اللہ کو کھڑے ہو کر پیتے دیکھا۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة : 203/8، وسندهٗ حسنٌ)

⑭، ⑮ عبدالملک بن میسرہ کا بیان ہے:

سَأَلْتُ طَاوٗسًا وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا، فَلَمْ يَرَيَا بِهٖ بَأْسًا .

”میں نے امام طاؤس اور سعید بن جبیر رحمہما اللہ سے کھڑے ہو کر پینے کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے اس میں کوئی حرج خیال نہیں کیا۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة : 204/8، وسندهٗ صحيحٌ)

⑯ عبدالرحمٰن بن عجلان کہتے ہیں:

سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْهُ، فَقَالَ : لَا بَأْسَ بِهٖ، إِنْ شِئْتَ قَائِمًا، وَإِنْ شِئْتَ قَاعِدًا .

”میں نے امام ابراہیم نخعی تابعی رحمہ اللہ سے اس بارے میں سوال کیا، تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ چاہو تو کھڑے ہو کر پیو اور چاہو تو بیٹھ کر۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة : 203/8، وسندهٗ حسنٌ)

ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر دونوں طرح پینا ثابت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی عمل مبارک کی روشنی میں صحابہ کرام بھی دونوں طرح پینا جائز سمجھتے تھے۔ تابعین ائمہ دین بھی کھڑے ہو کر پینے کو جائز ہی سمجھتے تھے۔

منع کي احاديث :

آیئے اب وہ احادیث ملاحظہ فرمایئے جن میں کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت ہے؛

① (ا) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں

بیان کرتے ہیں:

إِنَّهُ نَهٰى أَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا .

’’آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا۔‘‘(صحیح مسلم : 2024)

(ب) سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَر عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا .

’’نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے ڈانٹا ہے۔‘‘

(صحیح مسلم : 112/2024)

② (ا) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا .

’’بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی کھڑا ہو کر پیے۔‘‘

(مسند الإمام أحمد : 327/2، وسندهٔ صحيحٌ)

(ب) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدُكُمْ قَائِمًا، فَمَنْ نَّسِيَ؛ فَلْيَسْتَقِئْ» .

’’تم میں سے کوئی کھڑا ہو کر نہ پیے۔ جو بھول کر ایسا کر بیٹھے، وہ قے کرے۔‘‘

(صحیح مسلم : 2026)

یہ حدیث صحیح ہے، متقدمین ائمہ حدیث میں سے کسی نے اسے ضعیف نہیں کہا، اس کا راوی عمر بن حمزہ جمہور کے نزدیک حسن الحدیث ہے، یہ صحیح مسلم کا راوی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس سے استشہادا روایت لی ہے۔ امام ابو عوانہ رحمہ اللہ نے بھی اس سے روایت لی ہے، یہ ضمنی توثیق ہے۔

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ مِمَّنْ يُكْتَبُ حَدِيثُهُ .

''یہ ان میں سے ہے، جن کی حدیث لکھی جاتی ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرجال: 36/6)

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اسے ثقات میں ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

كَانَ مِمَّنْ يُخْطِئُ .

''یہ خطا کار راویوں میں سے ہے۔''

(الثقات: 168/7)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ، امام حاکم رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں:

أَحَادِيثُهُ كُلُّهَا مُسْتَقِيمَةٌ .

''اس کی تمام احادیث مستقیم ہیں۔''

(تهذيب التهذيب: 437/7)

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے اس کی منکر روایات کی وجہ سے ''ضعیف'' کہا ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے ''لیس بالقوی'' کہا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَحَادِيثُهُ مَنَاكِيرُ .

''اس کی منکر احادیث ہیں۔''

اس راوی کا حسن الحدیث ہونا تو واضح ہوا، امام مسلم نے اس سے جو روایات لی ہیں، وہ صحیح ہیں، کیونکہ امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ علل حدیث کے امام ہیں۔ آپ تنقیح کرتے ہیں اور منکر روایات بیان کرنے والے راوی کی وہی روایات لیتے ہیں، جن میں نکارت نہ

پائی جاتی ہو۔ بعض لوگوں کا اس روایت کو ضعیف قرار دینا امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ کے منہج سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔

شارح صحیح مسلم، حافظ نووی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''صحیح'' کہا ہے۔

(شرح صحیح مسلم : 195/13)

③ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَر عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے ڈانٹا ہے۔''

(صحیح مسلم : 2025)

④ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:

إِنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا يَّشْرَبُ قَائِمًا، فَقَالَ لَهٗ : قِهْ، قَالَ : لِمَهْ ؟ قَالَ : أَيَسُرُّكَ أَنْ يَّشْرَبَ مَعَكَ الْهِرُّ ؟ قَالَ : لَا، قَالَ : «فَإِنَّهٗ قَدْ شَرِبَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مِّنْهُ، الشَّيْطَانُ» .

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کھڑے ہو کر پیتے دیکھا، تو اسے فرمایا: قے کر دیجیے۔ اس نے عرض کیا: کیوں؟ فرمایا: کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ آپ کے ساتھ بلّا پیے؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: اس کی نسبت بہت بُرے نے آپ کے ساتھ پیا ہے۔ وہ شیطان ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 301/2، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کا راوی ابو زیاد طحان ''موثق، حسن الحدیث'' ہے۔ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے اسے ''ثقہ'' اور امام ابو حاتم رحمہ اللہ نے ''شیخ صالح الحدیث'' قرار دیا ہے۔

امام شعبہ رحمہ اللہ جو غالباً ''ثقہ'' ہی سے روایت لیتے ہیں، وہ اس حدیث کو ابو زیاد سے بیان کر رہے ہیں۔

فائدہ ① :

ایک روایت میں ہے:

«لَو يَعْلَمُ الَّذِي يَشْرَبُ وَهُوَ قَائِمٌ؛ لَاسْتَقَاءَ» .

''اگر کھڑا ہو کر پانی پینے والا جان لے (کہ اس میں کتنا نقصان ہے)، تو ضرور قے کر ڈالے۔'' (مسند الإمام أحمد : 283/2، صحيح ابن حبّان : 5324)

لیکن اس کی سند امام زہری رحمہ اللہ کی ''تدلیس'' کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔

فائدہ ② :

علامہ، ابو عبد اللہ، محمد بن علی بن عمر، مازری (م: 536ھ) لکھتے ہیں:

وَلَا خِلَافَ فِي جَوَازِ الْأَكْلِ قَائِمًا .

''کھڑے ہو کر کھانے کے جواز میں کوئی اختلاف نہیں۔''

(فتح الباري لابن حجر : 23/10)

ممانعت والی احادیث منسوخ یا تنزیہ پر محمول ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھڑے ہو کر پینا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کھڑے ہو کر پینے کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بتانا اور خود کھڑے ہو کر پینا بھی، نیز تابعین و ائمہ دین کا اسے جائز بتانا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ جن احادیث میں کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا گیا ہے، وہ یا تو منسوخ ہیں یا ان سے مراد نہی تنزیہی ہے، یعنی کھڑے ہو کر پانی پینا بہتر نہیں، البتہ کوئی پی لے، تو گناہ گار نہیں ہوگا، جیسا کہ:

❁ امام احمد بن حسین، بیہقی رحمہ اللہ (384-458ھ) احادیث میں کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت کے بارے میں فرماتے ہیں:

إِمَّا أَنْ يَّكُونَ نَهْيَ تَنْزِيهٍ، أَوْ نَهْيَ تَحْرِيمٍ، ثُمَّ صَارَ مَنْسُوخًا.

''یا تو یہ ممانعت تنزیہی ہے یا پھر تحریمی ہے جو بعد میں منسوخ ہوگئی۔''

(السنن الكبرٰى: 282/7)

❁ علامہ، ابوعبداللہ، محمد بن علی بن عمر، مازری (م: 536ھ) لکھتے ہیں:

فَإِنَّ الْأَمْرَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ بِالِاسْتِقَاءِ؛ لَا خِلَافَ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي أَنَّهُ لَيْسَ عَلٰى أَحَدٍ أَنْ يَّسْتَقِيءَ.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کھڑے ہو کر پانی پینے والے کو قے کرنے کا جو حکم دیا گیا ہے، اس کے بارے میں اہل علم کا اتفاق ہے کہ ایسا کرنا کسی پر فرض نہیں۔'' (فتح الباري لابن حجر: 82/10، 83)

محمد بن حسن شیبانی کہتے ہیں:

لَا نَرٰى بِالشُّرْبِ قَائِمًا بَأْسًا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

''ہم کھڑے ہو کر پینے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے۔ امام ابو حنیفہ اور ہمارے اکثر فقہا کا یہی قول ہے۔'' (المؤطأ لمحمّد بن حسن، ص: 375)

علامہ، عبدالحیٔ، لکھنوی، حنفی (1264-1304ھ) لکھتے ہیں:

وَالْحَقُّ فِي هٰذَا الْبَابِ عَلٰى مَا ذَكَرَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالنَّوَوِيُّ وَالْقَارِيُّ وَالسُّيُوطِيُّ وَغَيْرُهُمْ؛ أَنَّ النَّهْيَ لِلتَّنْزِيهِ، وَالْفِعْلُ لِبَيَانِ الْجَوَازِ.

''اس مسئلے میں حق بات وہی ہے جو امام بیہقی، نووی، (ملا علی) قاری، سیوطی وغیرہ نے ذکر کی ہے کہ یہ ممانعت تنزیہی ہے اور آپ ﷺ کا کھڑے ہو کر پینا بیانِ جواز کے لیے تھا۔''(التعليق الممجّد على مؤطّأ محمّد، ص: 375)

معلوم ہوا کہ بیٹھ کر پینا اولیٰ اور بہتر ہے، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اصحابِ صفہ کو پلانے کے لیے دودھ کا پیالہ دیا، جب پلا چکے، تو فرمایا:

اُقْعُدْ، فَاشْرَبْ. ''بیٹھیے اور نوش کیجیے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: فَقَعَدْتُ، فَشَرِبْتُ.

''چنانچہ میں نے بیٹھ کر دودھ پیا۔''(صحيح البخاري: 6452)

لیکن کھڑے ہو کر پینا حرام نہیں، بلکہ جائز ہے۔ اسے گناہ سمجھنا یا اسے آبِ زمزم کے ساتھ خاص کرنا نصوصِ شرعیہ اور صحابہ و تابعین و ائمہ دین کے فہم کے سراسر خلاف ہے۔